کریئر کے لئے نئے راستے

بیرون ممالک کی زبانوں میں کریئر کے مواقع

خان قمر الزماں

آج کے ترقی یافتہ زمانے میں مختلف ملکوں اور سرحدوں کے درمیان کی دوریاں کم ہورہی ہیں۔ساتھ ہی ترقی یافتہ ملکوں میں نوکریوں کے مواقع بڑھتے جارہے ہیں۔ بیرونی ملکوں کی زبانوں کی معلومات نوکریاں حاصل کرنے میں کارآمد رول ادا کرتی ہیں۔اسی وجہ سے بڑے شہروں کے کئی طالب علم روایتی میڈیکل و انجینئرنگ کورسیس کی بجائے بیرونی زبانیں (Foreign Languages) کی تعلیم حاصل کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔پچھلے سالوں کی تاریخ کا مشاہدہ کریں تو معلومات سامنے آتی ہیں کہ ہمارے ملک کے نوجوان غیر ملکوں کی زبانیں جیسے فرنچ، جرمن، روسی، چینی اور عربی کی معلومات حاصل کرتے آرہے ہیں۔فرنچ زبان ،دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں انگریزی کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ زبان ہے۔انگریزی زبان جاننے والے اسے بڑی آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ زبان انگریزی سے ملتی جلتی ہے۔

جرمنی، آسٹریلیا، سوئیزرلینڈ ممالک میں دس کروڑ سے زائد لوگ جرمن زبان استعمال کرتے ہیں۔چاپان اور چین نے جب سے دیگر ممالک کے ساتھ کاروبار بڑھائے ہیں تب سے ان زبانوں کے ماہرین کی ڈیمانڈ بڑھتی ہے۔ہمارے ملک بھارت کے روس کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعلقات رہے ہیں اس لئے روسی زبان میں بھی کریئر کے بہت سارے مواقع ہمیشہ رہے ہیں۔

ان ممالک میں مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع حاصل ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ ان ممالک میں روز بروز کم ہوتی آبادی ہے۔کچھ ممالک میں ایک فیملی ایک بچّہ اور کئی ممالک کے نوجوان کو شادی نہ کرنے اور بچّے نہ پیدا کرنے کے غیر فطری رواج کے اثرات ان ممالک میں آبادی پر پڑے ہیں۔جس کی وجہ سے وہاں موجود وسائل اور روزمرّہ کی ضروریات کے لئے تعلیم یافتہ اور وہاں کی زبان جاننے والے ماہرین کی ضرورت بڑے پیمانے پر روز بروز بڑھ رہی ہے۔چین نے صنعت میں کافی ترقی حاصل کی ہے۔ہم ہمارے ملک کے چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی چینی سامان حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف ہمارے ملک میں ضرورت کی راکھی ، پتنگ کے دھاگے (مانجھے) سے لے کر ہولی کے رنگ تک ہر ضرورت کی چیزیں بھی چین سے بن کر دستیاب ہو رہی ہیں۔ان کاروبار میں ایکسپورٹ اور ترقی حاصل کرنے کے لئے اس زبان کی معلومات حاصل کردہ افراد کی مانگ آنے والے دنوں میں مزید بڑھنے کے امکانات ہیں۔

ان سب زبانوں میں سب سے زیادہ بڑی تعداد کے ملکوں میں اسلام کے ماننے والوں کے ذریعے بولی جانے والی زبان ''عربی'' کی اہمیت ہے جو کہ ان ممالک میں روزگار کی زبان ہے۔اس زبان کی اہمیت مسلمانوں کے نزدیک روزگار سے زیادہ ہمارے قرآن کی زبان ہونے کی وجہ سے بھی ہے۔اس زبان کو سیکھنے سے جہاں ہم قرآن کو سمجھنے، ترجمہ اور دینی معلومات کا فہم حاصل کرنے کے قابل بن سکتے ہیں وہیں عربی ممالک میں لاکھوں روزگار کے مواقعوں کے حاصل کرنے کے قابل بھی بن سکتے ہیں۔

دیگر قوموں کی زبانیں سیکھنا سنّت رسول ہے۔آپؐ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو یہود یوں کی زبان ''سریانی'' سیکھنے کے لئے بیرون ممالک بھجوایا تھا ۔حضرت زید بن ثابتؓ نے تقریباً دو سال کا عرصہ وہاں یہودیوں کی زبان سیکھنے اور واپس آ کر خط و کتابت ،گفتگو اور تقریر کے کام یہودیوں کے لئے ان کی زبان میں انجام دیتے۔

نئی زبان سیکھنے کے خواہش مند یہ کام کریں۔

(۱) کسی نئی زبان کو سیکھنے کے لئے اس زبان کے الفاظ کا ذخیرہ آپ کے علم میں ہو۔

(۲) الفاظ کے ذخیرہ کا اپنی مادری زبان میں ترجمہ مطلب و معنی معلوم کریں۔

(۳) ڈکشنری اور اسمارٹ فون سے وہ زبان سیکھنے کے ایپ سے مدد لیں۔

(۴) اس زبان کے اخبار ،میگزین اور دیگر کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(۵) ٹیلی ویژن کے ذریعے نئی زبان کا نیوز بلیٹین سنیں اور ریڈیو یا اسی بلیٹین کا آپ جس زبان سے واقف ہے وہ بلیٹین بھی سنیں۔

(۶) اس نئی زبان کو جاننے والے کسی دوست سے بات چیت کریں۔

(۷) الفاظ کے ذخیرہ کی مدد سے کچھ معلوماتی مضامین ، تبصرے تحریر کریں۔

ہمارے ملک سے عام طور پر مسلم ممالک میں پرچھی ہمیں نوکریاں دستیاب ہیں۔

سعودی عرب کے ساتھ ساتھ تمام مسلم ممالک میں موجود یونیورسٹیوں ،کالجوں اور ریسرچ سینٹروں میں بھی سائنس کے پوسٹ گریجویٹ ،ڈاکٹریٹ ڈگریوں ر یسرچ کا تجربہ رکھنے والے نوجوانوں کو مواقع حاصل ہیں۔ان تمام میں وہاں کی زبان عربی کی معلومات آپ کے لئے نوکری کے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے کاموں میں بہت زیادہ مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

بھارت میں مسلمانوں کو نوکریوں کے حصول میں در پیش مسائل آزادی کے بعد سے ہی رہے ہیں۔یہاں مختلف دور میں مسلمانوں کے لئے نوکریوں اور تعلیم میں ریزرویشن کے لئے ہماری قوم کئی سالوں سے جدوجہد کر رہی ہے گو کہ یہ کبھی ملتے والا نہیں ۔اس کے مقابلے گلف ممالک میں اعلیٰ تعلیم و متیاز ہے۔ان ممالک میں روزگار کے حصول میں آسانی کے لئے عربی بہت زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔یہ روفی ممالک کی زبانوں سے متعلق کورسیس عام طور پر تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) سرٹیفکیٹ کورسیس ،(۲) ڈپلوما کورسیس (۳) ڈگری کورسیس۔

سرٹیفکیٹ اور ڈگری کورسیس میں داخلے کے لئے بارہویں کا میاب ہونا ضروری ہے۔جبکہ زیادہ تر ڈپلوما کورسیس میں سرٹیفکیٹ کئے ہوئے افراد کو داخلہ ملتا ہے۔ کسی بھی زبان کے کورس میں داخلے سے پہلے اس زبان سے متعلق چند باتیں معلوم کر لینا فائدہ مند ہوتا ہے۔اس زبان کے سیکھنے ہونے والے فائدے، نوکریوں کے امکانات، اس زبان کو سیکھنے کے دوران پیش آنے والی پریشانیاں وغیرہ۔

صرف کورس مکمل کرنے سے کوئی بھی بیرونی ملک کی زبان مکمل طور پر نہیں آسکتی۔اس لئے آپ کو اس زبان کے رسائل، اخبارات، کتابیں وغیرہ کا مطالعہ کرکے ہمیشہ اس زبان کی مشق کرتے رہنی چاہیئے۔اس کے علاوہ اس زبان کے بولنے والے سے رابطہ میں رہ کر بھی اس علم میں ترقی کی جاسکتی ہے۔اس سے زبان بولنے اور سمجھنے کی قابلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔کئی ادارے اور یونیورسٹیوں میں غیر ملکی زبانوں کے مختلف کورس فاصلاتی طرز (Distance Mode) پر سکھلائے جاتے ہیں۔اس طرح کے فاصلاتی طرز یا خط و کتابت کے ذریعے کئے جانے والے کورسیس کے ذریعے زبانوں کی وہ تمام باتیں جو عملی طور پر مشق کے لئے ضروری ہے۔نہیں آپاتی اس لئے اسے سیکھنے کے لئے ریگولر کورس میں داخلہ لیں اور روزانہ مشق کریں۔

غیر ملکی زبانوں کو سیکھ کر آپ ترجمہ کرنے والے (Translator) (مترجم) کے کام انجام دے سکتے ہیں جس میں اخبارات ،رسائل ،میگزین، کمپنیکی ڈاٹا، کیٹلاگ یا دیگر کتابوں کے ترجمہ کرنے کا کام ہوسکتا ہے۔مترجم کے علاوہ ٹورریسٹ گائیڈ، ٹیچنگ، ایئر ائنس، مضمون نگار، انٹرنیشنل اداروں، ہیٹلوں، بیرونی ممالک کی کمپنیوں میں روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ملک میں دیگر ممالک کے وزارت خارجہ کے محکموں میں اس ملک کی زبان کا علم رکھنے والوں کو اولیت دی جاتی ہے۔

چند یونیورسٹیاں اور بیرونی ممالک کی زبانوں کے کورسیس اس طرح ہیں۔

(۱) ممبئی یونیورسٹی ممبئی: چینی اور جاپانی زبان میں ڈگری کورس۔

(۲) پونے یونیورسٹی پونہ: جاپانی زبان میں سرٹیفکیٹ اور ڈگری کورس۔

(۳) ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر یونیورسٹی اورنگ آباد: چینی زبان میں ایک سال ڈپلوما کورس۔

(۴) دہلی یونیورسٹی دہلی: فرنچ، جرمن، اسپینش، عربی، اٹالین، چینی، تبتی، فارسی وغیرہ کئی زبانوں میں کورسیس۔

(۵) جواہر لال نہرو یونیورسٹی نئی دہلی: عربی، فرنچ، جرمن، اسپینش، چینی، روسی ، پرتگالی، جاپانی، منگولین وغیرہ کئی زبانوں کے کورسیس وغیرہ ملک کی یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں میں زبانوں کے کورسیس دستیاب ہیں۔ ●●

والدین، اساتذہ اور شاگرد

ان میں قربت کے بجائے دوریاں کیوں؟

پروفیسر شاداب احمد صدیقی

ہمارے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں، بس ان کو مناسب تربیت اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔وہ تعلیم، سیاست، کاروبار اور دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان میں بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ہمیں ہر سطح پر ان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرنا ہوگی۔ معاشرتی ومعاشی تبدیلیاں بشمول مالی حالات اور لوگوں کا رویہ نوجوانوں کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نارواسلوک انہیں ذہنی صحت کے مسائل کا شکار بنا سکتی ہے۔

نوعمروں کو منفی تجربات سے بچانا، ان کی فلاح و بہبود اور ان کی جسمانی اور ذہنی صحت کا خیال رکھنا معاشرے کی بقا کے لیے بے حد اہم ہے۔نسل نو بہت حساس ہوتی ہے، انہیں شفقت و محبت سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ حالات کی ستم ظریفی، بیروزگاری، معاشی تنگی اور میرے کے نقدان نے انہیں احساس کمتری میں مبتلا کر دیا ہے۔ اگر طلبا تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے تو انہیں نظر انداز کرنے کی بجائے پیار و محبت سے سمجھائیں، برا بھلا کہہ کر ان کے حال پر نہ چھوڑیں۔

استاذہ اور والدین ان کے دوستانہ ماحول میں بات چیت کریں۔ تعلیمی میدان میں اساتذہ کی مثبت رائے پر ایک طالب علم کے پورے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور اگر یہی رائے منفی انداز میں دی جائے تو ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور وہ مایوس ہوکر ہمت ہار دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر وقت تنقید سے نوجوانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔تعلیم کے کسی بھی شعبے میں اور ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے طلبا کو سراہنا چاہیے۔اُن پر تنقید ہی کرنی ہے تو نرم لہجے میں کریں کیونکہ نرم لہجہ مرہم رکھتا ہے جبکہ سخت لہجہ ضدی بنا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے بیشتر نوجوان زندگی کے مفہوم اور مقصد کی تلاش سے محرّوم ہیں۔ وہ مسلسل منفی رائے سے اپنے آپ، حالات، معاشرے اور زندگی سے مایوس دکھائی دیتے ہیں۔ ان کو مدد و رازم ٹھہرا کر خود بری الذمہ نہیں ہوا جاسکتا۔

تعلیمی اداروں، محلوں، اور ملک میں وہ ماحول ہی نہیں بنایا گیا کہ جو نوجوانوں کو ایک ذمہ دار شہری اور بہتر انسان بننے میں معاون ثابت ہوسکے۔ انہیں حوصلے اور اعتماد کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے وہ زندگی بھر سرا لٹھا کر جیتے اور کامیابی سے کم پر راضی نہیں ہوتے۔حوصلہ افزائی کے بہت سے طریقے ہیں۔

والدین اور اساتذہ ان کی نفسیات پر کھنے کے بعد ان کی اصلاح کریں۔ بصورت دیگر انہیں ہمیشہ کے لیے خود سے دور کر دیں گے۔ سدھارنے کے لیے پہلے ان کی خوبیاں بتائیں ،تعریف کریں، اگر پہلے ہی خرابیاں بتادی جائیں گی تو پھر سدھرنے کا امکان ختم ہوگا۔ ہر نوجوان جداگانہ فطرت کا حامل ہوتا ہے ان کی نفسیات بھی مختلف ہوتی ہیں، اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔اسے اس کی نفسیات کے مطابق سمجھنا چاہیے، لہٰذا والدین اور اساتذہ غور کریں کہ انہوں نے انہیں سمجھایا یا شرمندہ کیا۔ بہترین استاد وہ ہوتا ہے جو اپنے شاگرد کی عزت نفس کو مجروح نہ ہونے دے، ان کا حوصلہ بڑھائیں، ان پر اعتماد کریں تاکہ وہ بلاخوف وخطر آپ سے اپنے خیالات کا تبادلہ اور مسائل کا حل طلب کر سکے۔

حالیہ دور میں والدین، اساتذہ اور نوجوان نسل کے تعلقات کی نوعیت وہ نظر نہیں آرہی ہے جو ہمارے تعلیمی اداروں ماحول میں ہوا کرتی تھی۔ تربیت، ادب واحترام، ہم آہنگی اور تعلقات کا نام ونشان کہیں دور دور تک نہیں ملتا۔ اساتذہ اور طلبا کے درمیان وسیع خلیج ہے۔ پرانے ادوار کے مقابلے میں آج استاد اور شاگرد کے مابین قربت کے بجائے دوریاں ہی دوریاں پیدا ہوتی جارہی ہیں۔

استاد اور طالبعلم کے رویوں میں تبدیلی کی ایک اور بڑی وجہ والدین کی وہ اکثریت بھی ہے جو اپنے بچوں کو استاد کے مقابلے میں حد سے زیادہ اہمیت دے کر بچوں کی نظروں میں استاد کی اہمیت اور مرتبے کو کم کر دیتے ہیں۔ پرانے وقتوں کی ایک کہاوت ہے جو کہ اس دور کے والدین اساتذہ سے کہا کرتے تھے: کھال آپ کی ہڈی ہماری' مگر آج اگر کوئی استاد کسی غلطی پر شاگرد کو ایک تھپڑ بھی مار دے تو والدین بچے کی حمایت میں اسکول پہنچ جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بچے کی نظر میں استاد کی اہمیت ،عزت اور ذرّ ختم ہوتا جارہا ہے۔اساتذہ طلبا سے اپنی عزت بچانے کے درپے ہیں، جبکہ موبائل نے انہیں والدین سے بھی دور کر دیا ہے۔

ہمارا معاشرتی المیہ ہے کہ بہت سے والدین اولاد کی خوراک، لباس اور تعلیمی ضروریات پوری کرنے کی تو سرتوڑ کوشش کرتے ہیں لیکن ان میں مثبت احساسات ،رجحانات اور اعلیٰ سوچ پیدا کرنے کی سعی نہیں کر پاتے۔ بچپن ہی سے سماجی تعلیم اور تربیت کے فقدان کے باعث آج ہمارا معاشرہ اخلاقی انحطاط کا شکار نظر آتا ہے۔نوجوانوں میں ضد اور غصے کی وجوہات بہت گہری ہوتی ہیں۔ بچپن میں ان عادات کو نظر انداز کرانا ان کے مستقبل کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

نوجوانوں سے شکایت ہے کہ وہ خودسر، بدتمیز اور بدلحاظ ہوتی جارہی ہے۔ان پہلوؤں پر غور کریں کہ ایسا کیوں ہے۔ خاندان، تعلیم، سیاست اور معیشت وہ ادارے ہیں جو تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ سب بہت اہمیت کے حامل ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی اگر بگڑ جائے تو باقی بھی متاثر ہوتے ہیں۔آج معاشرے کے یہ چاروں ادارے زوال کا شکار ہیں ، ان اداروں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ معاشرے کی بہتر تربیت ہوسکے۔ ●●

”فوٹوگرافی“: یہ وسیع شعبہ ہے

نوید احمد

فائن آرٹس کا ایک شعبہ فوٹوگرافی ہے جو زندگی کے ہر لمحے کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ آرٹ فن مصوری سے شروع ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ کیمرے کی شکل اختیار کر گیا۔ جس دور میں کیمرے موجود نہیں تھے اس وقت خوشحال لوگ ہاتھ سے تصاویر، پورٹریٹس ، لینڈ اسکیپ بناتے تھے۔ جب کیمرہ ایجاد ہوا تو تصویر کھینچنا قدرے آسان ہوگیا، مگر شروع میں جو کیمرے تھے ان سے تصویر کھینچنے، کھینچوانے اور پھر ڈویلپ کرنے کے لئے بہت محنت اور وقت درکار ہوتا تھا۔

ڈیجیٹل دور میں دنیا حیرتی تیزی سے ترقی کر رہی ہے، اسی تیزی سے ہر کام میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جیسے ایک تبدیلی ہم یہ نظر آرہی ہے کہ ہر وہ نوجوان جو موبائل رکھتا ہے ، فوٹوگرافر ہے لیکن پروفیشنل فوٹوگرافر اور عام کیمرہ استعمال کرنے میں ہر حال فرق ہوتا ہے۔روز بروز ترقی کرتی ٹیکنالوجی نے تصویر کھینچنے کے فن کو بھی نئی جہتوں سے روشناس کر دیا ہے، کچھ فوٹوگرافرز وائلڈ لائف فوٹوگرافی کرتے ہیں تو کچھ اسٹریٹ لائف کیمرے کی آنکھ میں مقید کرتے ہیں۔ کوئی تاریخی مقامات کی تصویر کشی اور کوئی کھنڈرات کی تصاویر مختلف انداز سے بناتے ہیں۔تصاویر محاصلت کو قید کرنے کا نام مناظر کو خوبصورت یاد کر رکھنے کے لئے بہترین فوٹوگرافرز کا سہارا لیتے ہیں اب ''ویڈیٹک فوٹوگرافی'' ایک مکمل شعبہ بن چکی ہے۔آج کل تو فوٹوگرافی نوجوانوں کا کچھ زیادہ ہی شوق بنتا جارہا ہے، جو کریئر بنانے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

فوٹوگرافی کے ذریعے فوٹو شاپ، فوٹو ایڈیٹنگ جیسی معلومات حاصل کر کے اپنی مہارت کو مزید نکھارا جاسکتا ہے، بعد ازاں کسی کمپنی یا اسٹوڈیو میں ملازمت کر سکتے ہیں۔اگر فری لانس کام کرنے کی خواہش ہے تو پارٹی، شادی، سالگرہ وغیرہ جیسی تقریبات کی کوریج کر کے کما سکتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی شعبوں میں کام کر سکتے ہیں جن میں اخبار اور میگزین سے لے کر فیشن اور شہرہ سازی شامل ہیں۔ وقت کے ساتھ فوٹو گرافی کا رحان بڑھتا جارہا ہے۔

مہنگے ڈیجیٹل کیمروں سے لے کر اسمارٹ فونز تک عام لوگوں کے ہاتھوں میں نظر آرہے ہیں، کی آسانی سے رسائی ہے، جس کے ذریعے وہ سلفیز سے لے کر ویڈیوز تک بنا رہے ہیں اور وائرل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ کمائی کا ذریعہ بھی بنتے جا رہے ہیں۔ جو نوجوان اس میدان میں آنا چاہتے ہیں وہ پہلے سوچیں کہ انہیں کونسی فوٹو گرافی کو پیشہ بنانا ہے۔ یہ بہت وسیع فیلڈ ہے۔ بہت سے اداروں میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ کورس کرائے جاتے ہیں۔

جیسے ڈیجیٹل اور کمرشل فوٹوگرافی۔ان کورس کی مدت عام طور پر تین سے چھ ماہ کی ہوتی ہے۔ نیوز ایجنسی، ٹی وی چینل، ایڈورٹائزنگ، ویب سائٹ وغیرہ میں بھی فوٹو گرافی کا استعمال بڑھتے ہوئے بڑھتا جارہا ہے۔اس کی مانگ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ نوجوان اس میدان میں کریئر بنا سکتے ہیں۔ ●●

ٹیلنٹ ڈسکوری

اسامہ

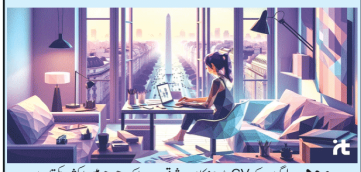

مجھے لوگوں کے CV پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ایک چیز جو میں اکثر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر شخص نے اپنے CV پر کم وبیش اس طرح کا جملہ لکھا ہوتا ہے" I am Very Talented Person" لیکن اکثر یہ پوچھنے پر پتہ چلتا ہے کہ جناب کو تو سی نہیں پتہ کہ ٹیلنٹ ہوتا کیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک مجھے بھی اس بارے میں کوئی زیادہ بکلیر ینی (Clearity) نہیں تھی۔ پھر ایک دن میری ملاقات اپنے ایک استاد سے ہوئی۔ہم نے کافی دیر تک خوب گپ شپ لگائی۔میرے خیال میں ایک اچھے استاد کی نشانی ہے کہ وہ پڑھانے سے زیادہ گپ شپ لگاتا ہے لیکن اس گپ شپ کے بعد آپ بہت ہی پروڈکٹیو (Productive) چیزیں سیکھ کے اٹھتے ہیں۔اس دن ہماری گپ شپ کا موضوع بھی ٹیلنٹ ڈسکوری تھا (Talent Discovery) ۔ٹیلنٹ کو معلوم کرنے کے لیے آپ کے عمل کا 4 مختلف فلٹرز میں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔اگر آپ کا عمل ان درج ذیل چار فلٹرز میں سے گزر جاتا ہے تو آپ کا عمل آپ کا ٹیلنٹ ہے۔

1) بار بار سی کام کو کرنا: اگر آپ سی کام کو بار بار دہراتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں تو ٹیلنٹ دریافت کرنے والے فلٹرز میں سے پہلا فلٹر ہے۔

2) سکون ملنا: اگر آپ کسی کام کو کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کام کو کرنے سے آپ کو سکون بھی ملتا ہے اور نہ کرنے پر بے چینی رہتی ہے تو یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ کہیں نہ کہیں وہ کام آپ کا ٹیلنٹ ہوسکتا ہے۔

3) لوگوں کا اعتراف کرنا: آپ کا ٹیلنٹ وہ ہوتا ہے جس کا اعتراف لوگ کریں۔ہم خود اپنے بارے میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں مگر آپ کا ٹیلنٹ وہ ہوتا ہے جس کی گواہی لوگ دیں۔جب لوگ آپ کی صلاحیت کو مان جائیں تو وہ آپ کا ٹیلنٹ ہے۔

4) کبھی نہ تھکنا: ٹیلنٹ ڈسکوری کا چوتھا اور آخری فلٹر یہ ہے کہ اگر آپ کوئی کام مستقل مزاجی سے کرتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے تو یہ ہی آپ کا ٹیلنٹ ہے۔ ●●

UPSC IFoS ہرش ورما کے مشورے:

چار کتابیں پڑھنے کے بجائے ایک کتاب چار بار پڑھیں؛ آن لائن فرضی ٹیسٹ دیئے

سریشتی تیواری

میرا نام ہرش ورما ہے۔ میں مہوا اندور میں رہتا ہوں۔ جب میں دسویں میں تھا تو میرے والد کا کینسر سے انتقال ہوگیا۔ میں نے سول انجینئرنگ کی ہے۔ CAT کلیئر کرنے کے بعد، میں نے IIM دہلی میں داخلہ لیا، لیکن وہاں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ مجھے کارپوریٹ دنیا کے لیے نہیں بنایا گیا ہے۔ مجھے وہاں پھنسا ہوا محسوس ہوا۔ایک دن میں نے کالج چھوڑا اور پھر گھر آ کر UPSC IFoS کی تیاری کی۔ میں نے 6 بار پریلیمز دیا، لیکن میں مینز کو کلیئر نہیں کر سکا۔ پٹواری سے NET UGC تک کا امتحان دیا۔ میں بہت مایوس تھا۔ جب مجھے کچھ سمجھ نہ آیا تو میں نے تمام امتحانات دینا شروع کر دیئے۔ میں نے پٹواری سے لے کر NET JRF تک کے امتحانات دیے اور تمام امتحانات پاس کر لیے۔ لیکن کہیں شامل نہیں ہوا۔آخر کار میں نے UPSC IFoS میں کامیابی حاصل کی اور 128 واں رینک حاصل کیا۔ بہت سارے ذرائع سے پڑھنے سے الجھن پیدا ہوتی ہے۔UPSC کی تیاری کے لیے ایک مطالعہ کے ذرائع کو صحیح دور رکھیں۔ یعنی بہت زیادہ کتابیں جمع نہ کریں۔ اگر ذرائع کم ہوں گے تو آپ کے لیے تیاری آسان ہوجائے گی۔ ایک ہی کتاب پر کم از کم 4 بار نظر ثانی کریں۔

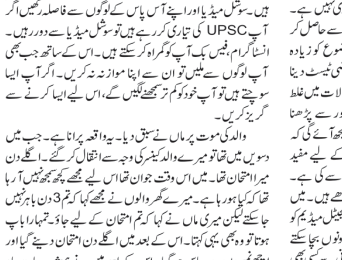

روزانہ اخبار پڑھنے کی عادت بنائیں اخبار پڑھنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اخبار پڑھیں، لیکن نوٹ بنانا ضروری نہیں ہے۔ آپ کسی بھی ماہنامہ میگزین میں حالات حاضرہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں لیکن اخبار سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کس موضوع کو زیادہ اہمیت دینی ہے۔زیادہ سے زیادہ فرضی ٹیسٹ دیں۔فرضی ٹیسٹ دینا ایک ہنر ہے۔اس سے آپ غلط جوابات کو ختم کرنا اور سوالات میں غلط جوابات کو سمجھنا سیکھتے ہیں۔ UPSC کے سوالات کو غور سے پڑھنا ضروری ہے۔ اگر آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ سوالات دہرائے گئے ہیں۔ڈیجیٹل میڈیم تیاری کے لیے مفید ہے۔ میں نے اپنی 80 تیاری صرف ڈیجیٹل میڈیم سے کی ہے۔ میں نے اکتاکس اور ایکر لکچر نوٹ صرف ان لائن پڑھے ہیں۔ میں نے تمام مینڈیٹ سیریز بھی آن لائن دی تھیں۔ اگر ڈیجیٹل میڈیم کو اچھی طرح استعمال کیا جاتے تو آپ اپنا پیسہ اور وقت دونوں بچا سکتے ہیں۔ آن لائن نوٹ بنانا بھی فائدہ مند ہے۔ آپ آسانی سے کسی بھی موضوع کو تلاش کر سکتے ہیں اور اس میں کچھ نیا شامل کر سکتے ہیں۔ مینز میں پرانے سوالات کا آرہا ہوں گے۔ UPSC کے ابتدائی اور مینز میں بہت سے سوالات دہرائے جاتے ہیں۔ 10 سال کے سوالات کے نوٹ بنائیں۔ انگریزی ایک اسکورنگ سبجیکٹ ہے۔ اگر آپ اس میں تھوڑی محنت کریں تو آپ اچھے نمبر حاصل کر سکتے ہیں۔ اختیاری مضمون کی تیاری کے لیے آپ کسی بھی ادارے کے نوٹس پڑھ سکتے ہیں۔ آپ اس کی کتابیں آن لائن خرید سکتے ہیں۔ آن لائن نوٹ مفید ہیں اور اگر آپ کوچنگ کے لیے جانا چاہتے ہیں تو آپ کتابیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ علم کے بغیر عقل بیکار ہے۔ علم کے بغیر عقل کبھی کام نہیں کر سکتی۔

اگر آپ کے پاس علم نہیں ہے تو آپ انٹرویو لینے والے کو بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ آپ اسے یہ نہیں دکھا سکتے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں، آپ پکڑے جائیں گے۔ تاہم امتحان میں علم اور ہوشیاری دونوں اہم ہیں۔ سوشل میڈیا اور اپنے آس پاس کے لوگوں سے فاصلہ رکھیں اگر آپ UPSC کی تیاری کر رہے ہیں تو سوشل میڈیا سے دور رہیں۔ انسٹاگرام، فیس بک آپ کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ جب بھی آپ لوگوں سے ملیں تو ان سے اپنا موازنہ نہ کریں۔ اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو آپ خود کو کم تر سمجھنے لگیں گے، اس لیے ایسا کرنے سے گریز کریں۔

والدکی موت پر ماں نے سبق دیا۔ یہ واقعہ پرانا ہے۔ جب میں دسویں میں تھا تو میرے والد کینسر کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ اگلے دن میرا امتحان تھا۔ میں اس وقت جوان تھا اس لیے مجھے کچھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ میرے گھر والوں نے مجھے کہا کہ تم 3 دن باہر نہیں جا سکتے لیکن میری ماں نے کہا کہ تم امتحان کے لیے جاؤ۔ تمہارا باپ ہوتا تو وہ بھی یہی کہتا۔ اس کے بعد میں اگلے دن امتحان دینے گیا اور اچھے نمبروں سے پاس ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے ہمیشہ یہ بات یاد رکھی اور کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ●●

UPSSSC نے جونیئر انجینئر کی 4016 بھرتیوں کے لیے درخواست کی آخری تاریخ میں توسیع کی، 28 جون تک درخواست دیں

اترپردیش ماتحت سروس سلیکشن کمیشن (UPSSSC) کے ذریعہ جونیئر انجینئر سول کے عہدوں کے لئے بھرتی جاری ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کمبر کی شکل اختیار کر گیا۔ جس دور میں کیمرے موجود نہیں تھے اس

تعلیمی قابلیت: کسی تسلیم شدہ ادارے سے سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ/سول یا دیہی انجینئرنگ میں ڈپلومہ۔ UPSSSC PET 2023 کا سکور کارڈ ہونا ضروری ہے۔

صنف: پوسٹ کے مطابق کم از کم عمر 18 / 21 سال اور زیادہ سے زیادہ عمر 40 سال ہونی چاہیے۔ ریزرویشن کے تحت آنے والے امیدواروں کو عمر کی بالائی حد میں چھوٹ دی جائے گی۔ عمر کا حساب یکم جولائی 2024 کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔

انتخاب کا عمل: امیدواروں کو تحریری امتحان میں شرکت کرنا ہوگی۔ امیدواروں کی حتمی میرٹ لسٹ ان امتحان میں کارکردگی کی بنیاد پر جاری کی جائے گی۔ جن امیدواروں کے نام فائنل میرٹ لسٹ میں شامل ہوں گے انہیں خالی آسامیوں پر تعینات کیا جائے گا۔

تنخواہ: جونیئر انجینئر کی تنخواہ 9,300 روپے سے 34,800 روپے تک ہوگی۔ اس کے علاوہ دیگر مراعات اور الاؤنسز کی کٹوتی کے بعد تنخواہ 36000 روپے ہوگی۔

اس طرح درخواست دیں: سرکاری ویب سائٹ upsssc.gov.in پر جائیں۔ ہوم پیج پر یوپی ایس ایس سی جونیئر انجینئر سول ریکروٹمنٹ 2024 رجسٹریشن لنک پر کلک کریں۔ ہوم پیج پر ایک درخواست فارم ہوگا، اس میں مطلوبہ تفصیلات بھریں۔ اب طلبا رجسٹر کروانیں بٹن پر کلک کر کے فارم جمع کرائیں۔ درخواست فارم کا پرنٹ آؤٹ نکال لیں۔ ●●

اردو یونیورسٹی میں ایم اے ہسٹری میں داخلے جاری

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری میں ایم اے ہسٹری کے کورس میں داخلوں کا عمل جاری ہے۔ ایم اے ہسٹری میں جملہ نشستیں 30 ہے۔ جن میں داخلہ لینے کے لیے طالب علم کا گریجویشن پاس ہونا ضروری ہے۔ اور داخلے گریجویشن میں مارکس کی بنیاد میں پر (میرٹ پر) دیئے جائیں گے۔ پروفیسر فیض اللہ اعظمی، ہسٹری ڈپارٹمنٹ کے صدر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہسٹری ڈپارٹمنٹ کے بھی اساتذہ تجربہ کار اور ملک کے مختلف جامعات سے اعلیٰ سند یافتہ ہیں۔ پروفیسر اعظمی کے مطابق مانو کے ہسٹری ڈپارٹمنٹ میں خاص طور پر کرناٹک کی تاریخ خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دلکی کے ہم بہت ترقی کو تحقیق بنانے کے لیے زائد از نصابی سرگرمیاں، سیمنار، ہیوزنگ اور خصوصی لیکچرز بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ جہاں تک ہ